



# رمضان المبارک کی تیاری کیجئے!

حسب ارشاد

حضرت اقدس مولانا محمد اسعد اللہ صاحب ایرانی دامت برکاتہم

ناشر

جامعہ تعمیر العلوم الشیخہ آیاتہ ادگاؤں

گٹ نمبر/ ۱۰۹۹ شریل روڈ تعلقہ شریل ضلع کولہا پور مہاراشٹر

## رمضان کا تعارفی خطبہ نبی پاک ﷺ کی زبانی

سیدنا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ شعبان کی آخری تاریخ کو نبی اکرم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے، اور ارشاد فرمایا:

”اے لوگو! تم پر ایک عظیم اور مبارک مہینہ سایہ فگن ہونے والا ہے، ایسا مہینہ جس میں ایک ایسی رات (شب قدر) ہے جو ایک ہزار مہینوں سے بڑھکر ہے (یعنی اس ایک رات میں عبادت کا ثواب ایک ہزار مہینوں کی عبادت سے زیادہ ملتا ہے) اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ کے دنوں کا روزہ فرض اور راتوں کی عبادت نفل قرار دی ہے، جو شخص اس مہینہ میں ایک نیک عمل کے ذریعہ قرب خداوندی کا طالب ہو وہ ایسا ہی ہے جیسے دیگر مہینہ میں فرض عمل کرے (یعنی نفل کا ثواب فرض کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے) اور جو شخص کوئی فریضہ بجالائے وہ ایسا ہے جیسے دیگر مہینوں میں ستر فرض ادا کرے (یعنی رمضان میں ایک فرض کا ثواب ستر گنا ہوتا ہے)

اے لوگو! یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب اور بدلہ جنت ہے، اور یہ لوگوں کے ساتھ مواساة اور خیر خواہی کا مہینہ ہے، اس مہینہ میں مؤمن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے، جو آدمی اس مبارک مہینہ میں کسی روزہ دار کو افطار کرائے اس کے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں اسے جہنم سے آزادی کا پروانہ ملتا ہے۔

یہ سن کر صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ”اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم میں سے ہر آدمی اپنے اندر وسعت نہیں پاتا کہ وہ دوسرے کو (باقاعدہ) افطار کرائے، اور اس کے ثواب سے بہرہ یاب ہو۔“ رحمت عالم ﷺ نے اپنے جاں نثاروں کو ایسا جواب دیا جس سے ان کی مایوسی خوشیوں میں بدل گئی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ یہ انعام ہر اس شخص پر کرتا ہے جو کسی بھی روزہ دار کو ایک گھونٹ دودھ یا ایک عدد کھجور حتیٰ کہ ایک گھونٹ پانی پلا کر بھی افطار کرا دے، ہاں جو شخص روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلائے تو اللہ رب العزت اسے قیامت کے دن میرے حوض کوثر سے ایسا پانی پلائیں گے جس سے کبھی پیاس نہیں لگے گی تا آنکہ وہ جنت میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جائے گا۔“

پھر آپ ﷺ نے فرمایا ”یہ ایسا مہینہ ہے جس کا پہلا عشرہ رحمت، درمیانی عشرہ مغفرت اور آخری عشرہ جہنم سے آزادی کا ہے، جو شخص اس مہینہ میں اپنے غلام (خادم اور ملازم وغیرہ) کے بوجھ کو ہلکا کر دے تو اللہ جل شانہ اس کی مغفرت فرماتے ہیں اور آگ سے آزادی دیتے ہیں۔ اے لوگو! اس مہینہ میں چار چیزوں کی کثرت رکھا کرو:

(۱) کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ (۲) استغفار (۳) جنت کی طلب (۴) آگ سے پناہ۔

(مشکوٰۃ شریف ۱/۱۷۱، شعب الایمان اردو ۳/۲۴۷ حدیث ۳۶۸)

یہ تفصیلی خطبہ رمضان المبارک کا بہترین منشور ہے، جس سے اس ماہ مبارک کی قدر و قیمت کا باسانی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ ضرورت ہو تو ہیکہ ہم اسے بار بار پڑھیں اور اس کے مطابق اپنے اندر عمل کا جذبہ پیدا کر کے رمضان کی برکتوں کو زیادہ سمیٹنے کی کوشش کریں، اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے، (آمین) (تحفہ رمضان)

## رمضان کی برکتوں کا اثر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”جب رمضان کا مہینہ داخل ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے (اور ایک روایت میں ہیکہ جنت کے دروازے اور ایک روایت میں ہیکہ رحمت کے دروازے) کھول دئے جاتے ہیں، اور جہنم کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں، اور شیطانوں کو زنجیریں پہنا دی جاتی ہیں“۔ (مسلم شریف ۳۴۶۱، بخاری شریف ۲۵۵۱، مشکوٰۃ شریف ۱۷۳۱)

## روزے داروں کے لئے جنت کا خصوصی دروازہ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں ان میں ایک دروازہ ”ریان“ نامی ہے جس میں صرف روزہ دار داخل ہوں گے۔ (بخاری شریف ۲۵۴۱، مسلم شریف ۳۶۴۱، مشکوٰۃ شریف ۱۷۳۱، شعب الایمان اردو ۲۴۱/۳، حدیث ۳۵۸۲)

## رمضان میں گناہوں کی بخشش

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”جو شخص ایمان اور طلبِ ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھے اس کے پچھلے گناہ بخش دئے جائیں گے، اور جو شخص ایمان و اخلاص کیساتھ رمضان میں عبادت کرے اس کے گزشتہ معاصی معاف کر دئے جائیں گے، اسی طرح جو شخص شبِ قدر میں ایمان و احتساب کیساتھ مشغولِ عبادت رہے اس کے بھی پچھلے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں“۔ (بخاری شریف ۲۵۵۱، حدیث ۱۸۶۳، مسلم شریف ۲۵۹۱، مشکوٰۃ شریف ۱۷۳۱)

## رمضان میں خیر کی توفیق

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ ”جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیطان اور سرکش جنات قید کر دئے جاتے ہیں، اور جہنم کے سب دروازے بند کر دئے جاتے ہیں ان میں سے کوئی بھی دروازہ نہیں کھولا جاتا، اور جنت کے سب دروازے کھول دئے جاتے ہیں، ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور ایک آواز لگانے والا آواز دیتا ہے کہ اے خیر کے طلب گار! آگے بڑھ، اور اے بُرائی کا ارادہ

کرنے والے! پیچھے ہٹ، اور اللہ کے یہاں سے (رمضان میں) بہت سے لوگ جہنم سے آزاد ہوتے ہیں اور یہ معاملہ ہر رات ہوتا ہے۔“

(ترمذی شریف ۱۰۱۷۷، ابن ماجہ شریف ۱۱۹، مشکوٰۃ شریف ۱۷۳۱)

## روزہ دار کی دعا رد نہیں ہوتی

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ روزہ دار کی دعا رد نہیں کی جاتی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ۲۷۴۲) حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: کہ تین شخصوں کی دعائیں رد نہیں کی جاتیں، (۱) روزہ دار کی افطار کے وقت کی دعا (۲) عادل بادشاہ کی دعا (۳) مظلوم کی دعا۔ (الترغیب والترہیب ۵۳۲، شعب الایمان اردو ۳/۲۳۳ حدیث ۳۵۹۴)

## روزہ افطار کرانے کی فضیلت

حضور اقدس ﷺ نے روزہ افطار کرانے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جو شخص حلال کمائی سے رمضان میں روزہ افطار کرائے اس پر رمضان کی راتوں میں فرشتے رحمت بھیجتے ہیں اور شب قدر میں حضرت جبریل علیہ السلام اس سے مصافحہ کرتے ہیں اور جس سے حضرت جبریل مصافحہ کرتے ہیں (اس کی علامت یہ ہے کہ) اس کے دل میں رقت پیدا ہوتی ہے اور آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں حماد بن سلمہ ایک مشہور محدث ہیں روزانہ پچاس آدمیوں کے روزہ افطار کرانے کا اہتمام فرماتے تھے۔ (روح البیان، فضائل رمضان حضرت شیخ)

## ہر سجدہ پر پندرہ سونکیاں

ابوسعید خدری ؓ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو آسمان کے دروازے کھل دئے جاتے ہیں، ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا حتیٰ کہ رمضان کی آخری رات ہو جاتی ہے، اور جو بھی مؤمن بندہ ان راتوں میں سے کسی رات میں عبادت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر سجدہ کے بدلہ پندرہ سونکیاں لکھ دیتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں لال یا قوت سے ایک گھر بنایا جاتا ہے جس کے بڑے دروازے ہوتے ہیں، ہر دروازہ پر سونے کا خول ہوتا ہے جو لال یا قوت سے جوا ہوا ہوتا ہے، جب وہ رمضان کا پہلا روزہ رکھتا ہے تو اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(شعب الایمان اردو ۳/۲۵۴ حدیث ۳۶۳۵)



## رمضان کے استقبال میں جنت کی آرائش

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے حضور ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جنت کو رمضان شریف کے لئے خوشبوؤں کی دھونی دی جاتی ہے اور شروع سال سے اخیر سال تک رمضان کی خاطر آراستہ کیا جاتا ہے، (سجایا جاتا ہے) پس جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے جس کا نام مشیرہ ہے (جس کے جھونکوں کی وجہ سے) جنت کے درختوں کے پتے اور کواڑوں کے حلقے بجنے لگتے ہیں جس سے ایسی دل آویز سُریلی آواز نکلتی ہے کہ سننے والوں نے اس سے اچھی آواز کبھی نہیں سنی، پس خوشنما آنکھوں والی حوریں اپنے مکانوں سے نکل کر جنت کے بالا خانوں کے درمیان کھڑے ہو کر آواز دیتی ہیں کہ کوئی ہے! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہم سے ملگنی کرنے والا حتمی حق تعالیٰ شانہ اس کو ہم سے جوڑ دیں، پھر وہی حوریں جنت کے داروغہ رضوان سے پوچھتی ہیں کہ یہ کیسی رات ہے؟ وہ بلیک کہہ کر جواب دیتے ہیں کہ رمضان المبارک کی پہلی رات ہے، جنت کے دروازے محمد ﷺ کی امت کے لئے (آج) کھول دئے گئے حضور ﷺ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ شانہ رضوان سے فرمادیتے ہیں کہ جنت کے دروازے کھول دے اور مالک (جہنم کے داروغہ) سے فرمادیتے ہیں کہ احمد ﷺ کی امت کے روزہ داروں پر جہنم کے دروازے بند کر دے، اور جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوتا ہے کہ زمین پر جاؤ اور سرکش شیاطین کو قید کرو اور گلے میں طوق ڈال کر دریا میں پھینک دو کہ میرے محبوب محمد ﷺ کی امت کے روزوں کو خراب نہ کرے، نبی کریم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ شانہ رمضان کی ہر رات میں ایک منادی کو حکم فرماتے ہیں کہ تین مرتبہ یہ آواز دے کہ ہے کوئی مانگنے والا جس کو میں عطا کروں، ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ میں اس کی توبہ قبول کروں، کوئی ہے مغفرت چاہنے والا کہ میں اس کی مغفرت کروں، کون ہے؟ جو غنی کو قرض دے، ایسا غنی جو نادار نہیں، ایسا پورا پورا ادا کرنے والا جو ذرا بھی کمی نہیں کرتا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ شانہ رمضان شریف میں روزانہ افطار کے وقت ایسے دس لاکھ آدمیوں کو جہنم سے خلاصی مرحمت فرماتے ہیں جو جہنم کے مستحق ہو چکے تھے، اور جب رمضان کا آخری دن ہوتا ہے تو یکم رمضان سے آج تک جس قدر لوگ جہنم سے آزاد کئے گئے تھے ان کے برابر اس ایک دن میں آزاد فرماتے ہیں، اور جس رات شب قدر ہوتی ہے تو حق تعالیٰ شانہ حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم فرماتے ہیں وہ فرشتوں کے ایک بڑے لشکر کیساتھ زمین پر اترتے ہیں، ان کے ساتھ ایک سبز جھنڈا ہوتا ہے جس کو کعبہ کے اوپر کھڑا کرتے ہیں، اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کے سوا باؤ ہیں، جن میں سے دو باز کو صرف اسی رات میں کھولتے ہیں جن کو مشرق سے مغرب تک پھیلا دیتے ہیں،

پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کو تقاضہ فرماتے ہیں کہ جو مسلمان آج کی رات میں کھڑا ہو یا بیٹھا ہو، نماز پڑھ رہا ہو یا ذکر کر رہا ہو اس کو سلام کریں اور مصافحہ کریں اور ان کی دعاؤں پر آمین کہیں صبح تک یہی حالت رہتی ہے، جب صبح ہو جاتی ہے تو جبرئیل آواز دیتے ہیں کہ اے فرشتوں کی جماعت! اب کوچ کرو اور چلو۔ فرشتے حضرت جبرئیل سے پوچھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے احمد ﷺ کی امت کے مومنوں کی حاجتوں اور ضرورتوں میں کیا معاملہ فرمایا۔ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر توجہ فرمائی اور چار شخصوں کے علاوہ سب کو معاف فرمادیا۔ صحابہ ﷺ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! وہ چار شخص کون ہیں؟ ارشاد ہوا کہ ایک وہ شخص جو شراب کا عادی ہو، دوسرا وہ شخص جو والدین کی نافرمانی کرنے والا ہو، تیسرا وہ شخص جو قطع رحمی کرنے والا اور ناطوڑنے والا ہو، چوتھا وہ شخص جو کینہ رکھنے والا ہو، اور آپس میں قطع تعلق کرنے والا ہو، پھر جب عید الفطر کی رات ہوتی ہے تو اس کا نام (آسمانوں پر) لیلیۃ الجائزہ (انعام کی رات) سے لیا جاتا ہے اور جب عید کی صبح ہوتی ہے تو حق تعالیٰ شانہ فرشتوں کو تمام شہروں میں بھیجتے ہیں وہ زمین پر اتر کر تمام گلیوں، راستوں کے سروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ایسی آواز سے جس کو جنات اور انسان کے سوا ہر مخلوق سنتی ہے پکارتے ہیں، اے محمد ﷺ کی امت اُس کریم رب کی درگاہ کی طرف چلو جو بہت زیادہ عطا فرمانے والا ہے اور بڑے سے بڑے قصور کو معاف فرمانے والا ہے۔ پھر جب لوگ عید گاہ کی طرف نکلتے ہیں تو حق تعالیٰ شانہ فرشتوں سے دریافت فرماتے ہیں، کیا بدلہ اس مزدور کا جو اپنا کام پورا کر چکا ہو، وہ عرض کرتے ہیں کہ ہمارے معبود اور ہمارے مالک اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کی مزدوری پوری پوری دے دی جائے۔ تو حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اے فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں میں نے ان کو رمضان کے روزوں اور تراویح کے بدلہ میں اپنی رضا اور مغفرت عطا کر دی۔ اور بندوں سے خطاب فرما کر ارشاد ہوتا ہے کہ اے میرے بندو! مجھ سے مانگو، میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! آج کے دن اس اجتماع میں مجھ سے اپنی آخرت کے بارے میں جو سوال کرو گے عطا کروں گا اور دنیا کے بارے میں جو سوال کرو گے اس میں تمہاری مصلحت پر نظر کروں گا۔ میری عزت کی قسم جب تک تم میرا خیال رکھو گے میں تمہاری لغزشوں پر ستاری کرتا رہوں گا (اور ان کو چھپاتا رہوں گا) میری عزت کی قسم اور میرے جلال کی قسم میں تمہیں مجرموں اور کافروں کے سامنے رُسوا اور فضیحت نہ کروں گا۔

پس اب بخشے بخشائے اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ تم نے مجھے راضی کر دیا اور میں تم سے راضی ہو گیا۔ پس فرشتے اس اجر و ثواب کو دیکھ کر جو اس امت کو افطار کے دن ملتا ہے خوشیاں مناتے ہیں اور کھل جاتے ہیں۔ (اللہ (معلنا منہ)

(شعب الایمان اردو ۳۷/۲۷ حدیث ۳۶۹۵ فضائل اعمال)

مذکورہ بالا حدیث میں عید کی رات کو لیلیۃ الجائزہ یعنی انعام کی رات سے پکارا گیا ہے، اس رات میں حق تعالیٰ

شانہ کی طرف اپنے بندوں کو انعام دیا جاتا ہے، اسلئے بندوں کو بھی اس رات کی بیدار قدر کرنا چاہئے بہت سے لوگ عوام کا تو پوچھنا ہی کیا خواص بھی رمضان کے تھکے ماندے اس رات میں میٹھی نیند سوتے ہیں، حالانکہ یہ رات بھی خصوصیت سے عبادت میں مشغول رہنے کی ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہی کہ جو شخص ثواب کی نیت کر کے دونوں عیدوں (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) میں جاگے (اور عبادت میں مشغول رہے اس کا دل اس دن نہ مرے گا جس دن سب کے دل مرجاویں گے یعنی فتنہ و فساد کے وقت جب لوگوں کے قلوب پر مردنی چھاتی ہے، اس کا دل زندہ رہے گا اور ممکن ہو کہ صور پھونکے جانے کا دن مراد ہو، کہ اس کی روح بے ہوش نہ ہوگی) (الترغیب والترہیب)

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جو شخص پانچ راتوں میں عبادت کے لئے جاگے تو اس کے واسطے جنت واجب ہو جاتی ہے

(۱) لیلة الترویہ (آٹھویں ذی الحجہ کی رات) (۲) لیلة العرفہ (۹ ذی الحجہ کی رات) (۳) لیلة النحر (۱۰ ذی الحجہ کی رات) (۴) عید الفطر کی رات (۵) شب برات یعنی ۱۵ شعبان کی رات۔ (الترغیب والترہیب)

فقہائے کرام بھی عیدین کی رات میں جاگنا مستحب لکھا ہے، ماثبت بالسنۃ میں امام شافعی رحمہ اللہ سے نقل کیا گیا ہے کہ پانچ راتیں دعا کی قبولیت کی ہیں، (۱) جمعہ کی رات (۲) عید الفطر کی رات (۳) عید الاضحیٰ کی رات (۴) غرہ رجب کی رات (رجب کی پہلی رات) (۵) نصف شعبان کی رات (پندرہویں شعبان کی رات)۔ (فضائل اعمال)

## روزہ میں غیبت کی نحوست

آنحضرت ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت عبیدؓ فرماتے ہیں کہ دو عورتوں نے روزہ رکھا تو ایک شخص نے (آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آکر) عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! یہاں دو روزہ دار عورتیں پیاس کے مارے موت کے دہانے تک پہنچ گئی ہیں، آنحضرت ﷺ نے اس سے اعراض فرمایا اور خاموش رہے، اس نے پھر یہی بات دوہرائی اور غائبانہ بھری دوپہر کا وقت تھا اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ! قسم بخدا وہ دونوں عورتیں مرنے کے بالکل قریب پہنچ چکی ہیں (مقصود تھا کہ آپ انھیں افطار کی اجازت دیدیں) آپ ﷺ نے ان دونوں عورتوں کو بلانے کا حکم دیا۔ چنانچہ وہ دونوں حاضر ہو گئیں، راوی فرماتے ہیں کہ پھر ایک پیالہ یا کٹوڑا لا گیا، اور نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں میں سے ایک سے فرمایا کہ اس میں قے کرو اس نے پیپ یا خون اور گوشت کی قے کی یہاں تک کہ آدھا پیالہ بھر گیا، پھر آپ ﷺ نے دوسری عورت کو قے کرنے کا حکم دیا چنانچہ اس نے بھی پیپ اور خون اور تازہ گوشت کی قے کی حتیٰ کہ پیالہ بھر گیا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان دونوں عورتوں نے حلال پر روزہ رکھا، حرام بات پر افطار کیا، یہ دونوں پاس بیٹھ کر لوگوں کا گوشت کھاتی رہیں (یعنی غیبت کرتی رہیں) (العیاذ باللہ۔ (مسند احمد ۴۲۱)

## امت محمدیہ ﷺ پر پانچ خصوصی عنایتیں

حضرت ابو ہریرہؓ نے آنحضرت ﷺ سے نقل فرمایا کہ میری امت کو رمضان کے بارے میں پانچ چیزیں خصوصیت کے ساتھ مرحمت فرمائی گئی ہیں جو پہلی امتوں کو نہیں دی گئیں: ﴿۱﴾ روزہ دار کی منہ کی بواللہ کے نزدیک مُشک سے زیادہ پسندیدہ ہے ﴿۲﴾ ان کے لئے سمندر کی مچھلیاں افطار کے وقت تک استغفار کرتی رہتی ہیں ﴿۳﴾ اور اللہ تعالیٰ ہر روز اپنی جنت کو آراستہ کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ عنقریب میرے نیک بندے (دنیا کی) مشقت اپنے اوپر سے پھینک کر تیری طرف آئیں گے۔ ﴿۴﴾ اور سرکش شیطان رمضان میں قید کر دئے جاتے ہیں، جس کی وجہ سے وہ رمضان کے زمانے میں ان بُرائیوں تک نہیں پہنچتے جن برائیوں کی طرف غیر رمضان میں پہنچ جاتے ہیں۔ ﴿۵﴾ اور رمضان کی آخری رات میں ان کے لئے مغفرت کا فیصلہ کیا جاتا ہے، آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا یہ مغفرت شب قدر میں ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں! بلکہ دستور یہ ہے کہ کام ختم ہونے پر مزدور کو پوری اجرت سے نوازا جاتا ہے۔

(مسند احمد ۲۹۲/۲، شعب الایمان اردو ۳۰۶/۲، حدیث ۳۶۰۲، الترغیب والترہیب ۵۵/۲)

## رمضان میں لاکھوں افراد کی جہنم سے خلاصی

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کی ہر رات میں چھ لاکھ لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں، اور جب آخری رات ہوتی ہے تو گزشتہ آزاد شدہ لوگوں کے بقدر لوگ (ایک ہی رات میں) آزاد کئے جاتے ہیں۔

(شعب الایمان اردو ۳۰۶/۲، حدیث ۳۶۰۴، الترغیب والترہیب ۶۳/۲)

## جو رمضان کی برکت سے محروم رہ جائے وہ مستحقِ بددعا ہے

حضرت کعب ابن عجرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں منبر سے قریب ہونے کا حکم دیا ہم حاضر ہو گئے، پھر جب آپ نے منبر کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا ”آمین“، جب دوسرے درجہ پر قدم رکھا تو فرمایا ”آمین“، جب تیسرے درجہ پر قدم رکھا تو فرمایا ”آمین“، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آج ہم نے آپ سے ایسی بات سنی جو پہلے نہ سنی تھی، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (جب پہلے درجہ پر میں نے قدم رکھا) اُس وقت حضرت جبریل علیہ السلام آئے تھے اور انھوں نے یہ بددعا کی تھی کہ وہ شخص ہلاک ہو جسے کوئی رمضان کا مہینہ ملے پھر اس کی مغفرت نہ ہو، تو میں نے کہا آمین، پھر جب دوسرے درجہ پر قدم رکھا تو انھوں

نے کہا وہ شخص برباد ہو جس کے سامنے آپ ﷺ کا ذکر مبارک کیا جائے اور وہ آپ ﷺ پر درود نہ بھیجے، تو میں نے کہا آمین، پھر جب تیسرے درجہ پر چڑھا تو حضرت جبریلؑ نے کہا کہ وہ شخص بھی ہلاک ہو جو اپنی زندگی میں اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کے زمانے میں پائے اور وہ اُسے جنت میں داخل نہ کرائیں، میں نے کہا، ”آمین“۔ (الترغیب والترہیب ۵/۲، شعب الایمان اردو ۲/۲۳۲ حدیث ۱۵۷۲)

## رمضان کے آخری عشرہ میں عبادت کا اہتمام

سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ ہوتا تو آنحضرت ﷺ راتوں رات عبادت میں مشغول رہتے تھے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے تھے، اور کمر کس لیتے تھے۔ (مسلم شریف ۳۷۲۱، بخاری شریف ۲۷۱/۱) سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ آخری عشرہ میں عبادت میں جس قدر محنت فرماتے تھے اتنا دوسرے ایام میں نہیں فرماتے تھے۔ (مسلم شریف، حدیث ۱۷۵۵، شعب الایمان اردو ۳/۲۵۸، حدیث ۳۶۵۶)

## رمضان تلاوت کا موسم بہار!

قرآن کریم کو رمضان المبارک سے خاص مناسبت ہے، نبی کریم ﷺ ہر سال رمضان المبارک میں حضرت جبریل امین کے ساتھ قرآن کریم کا دور فرمایا کرتے تھے، (بخاری شریف) بعد میں تراویح باجماعت کا سلسلہ جب شروع ہوا تو یہ تعلق اور گہرا اور پائیدار ہو گیا۔ یہ مہینہ انتہائی برکتوں والا اور مسلمانوں کے لئے اللہ کی جانب سے بہت ہی بڑا انعام و تحفہ ہے، اسی وجہ سے تلاوت کی کثرت اس مہینہ میں منقول اور مشائخ کا معمول ہے اور الحمد للہ صرف رمضان کے مہینہ میں پوری دنیا میں جتنا قرآن کریم پڑھا جاتا ہے شاید سال بھر میں اتنا نہ پڑھا جاتا ہوگا۔ اہل اللہ اور شائقین عبادت کے لئے یہ مقدس مہینہ موسم بہار بن کر آتا ہے رمضان کا چاند نظر آتے ہی ان کے شوق و ذوق میں بے مثال اضافہ ہو جاتا ہے۔ اب جی چاہتا ہے کہ رمضان کی مبارک ساعتیں ذکر واذکار، تلاوت و عبادت میں گزریں اور ان بابرکت مصروفیتوں میں دنیا کی مصروفیت حائل نہ ہو، اور جب یکسوئی کے ساتھ آدمی کسی عبادت میں لگتا ہے تو حیرت انگیز طور پر عبادت کی مقدار بڑھ جاتی ہے، اور وقت میں بھی صاف طور پر برکت کا مشاہدہ ہونے لگتا ہے، چنانچہ حضرت عبادہ ابن صامت ؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ نے رمضان المبارک کے قریب ارشاد فرمایا کہ رمضان کا مہینہ آگیا ہے جو بڑی برکتوں والا ہے، اور حق تعالیٰ شانہ اس میں تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اپنی رحمت خاصہ نازل فرماتے ہیں، خطاؤں کو معاف فرماتے ہیں،

دعاؤں کو قبول کرتے ہیں، تمہارے تنافس کو دیکھتے ہیں اور ملائکہ پر فخر کرتے ہیں، پس اللہ کو اپنی نیکی دکھلاؤ، بد نصیب ہے وہ شخص! جو اس مہینہ میں اللہ کی رحمت سے محروم رہ جائے۔ مذکورہ بالا روایت سے اور اسی طرح بہت سی روایات سے پتہ چلتا ہے کہ رمضان میں عبادات اور تلاوت قرآن کریم کا آنحضرت ﷺ بڑا اہتمام فرماتے تھے، ایک روایت میں سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نقل فرماتی ہیں کہ جب رمضان آتا تھا تو نبی کریم ﷺ کا رنگ بدل جاتا تھا، اور نماز میں اضافہ ہو جاتا تھا، اور دعا میں بہت عاجزی فرماتے تھے، اور خوف غالب ہو جاتا تھا، دوسری روایت میں ہیکہ رمضان کے ختم تک بستر پر تشریف نہیں لاتے تھے۔ نیز ایک روایت میں ہے کہ حق تعالیٰ شانہ رمضان میں عرش کے اٹھانے والے فرشتوں کو حکم فرمادیتے ہیں کہ اپنی عبادت کو چھوڑ دو اور روزہ داروں کی دعاؤں پر آمین کہا کرو۔ نیز حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ رمضان المبارک میں اللہ کو یاد کرنے والا بخشا بخشایا ہے اور اللہ سے مانگنے والا نافرمان نہیں ہوتا، اسی طرح حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی ایک روایت الترغیب والترہیب میں نقل کی گئی ہے کہ رمضان کی ہر رات میں ایک منادی پکارتا ہے کہ اے خیر کے تلاش کرنے والے! متوجہ ہو اور آگے بڑھ! اور اے بُرائی کے طلب گار! بس کر اور آنکھیں کھول اسکے بعد وہ فرشتہ کہتا ہے، ہے کوئی مغفرت کا چاہنے والا! اس کی مغفرت کی جائے، کوئی توبہ کرنے والا ہے! کہ اس کی توبہ قبول کی جائے، کوئی مانگنے والا ہے! کہ اس کا سوال پورا کیا جائے، مذکورہ روایت سے اندازہ ہوا ہوگا کہ رمضان جیسا مبارک مہینہ کتنی اہمیت کا حامل ہے نبی کریم ﷺ باوجود ساری بشارتوں اور وعدوں کے جن کا آپ کو یقین تھا اتنی لمبی نماز پڑھتے تھے کہ پاؤں مبارک ورم کر جاتے تھے۔ آخر کیا بات تھی! کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عشاء کی نماز کے بعد گھر میں تشریف لے جاتے اور صبح تک نماز میں مشغول رہتے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ دن بھر روزہ رکھتے اور رات بھر نماز میں گزار دیتے صرف رات کے حصہ میں تھوڑا سا سوتے تھے رات کی ایک ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھ لیتے تھے، (فضائل رمضان حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ) حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق منقول ہے کہ رمضان المبارک میں ایک دن رات میں دو قرآن کریم ختم فرماتے تھے (المستطرف)

یہی معمول حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کا بھی نقل کیا گیا ہے (الفتاویٰ الحدیثیہ) (سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ خاص کر رمضان المبارک کی راتوں میں شب بیداری کا اہتمام فرماتے تھے، مغرب کے بعد دو حافظ اذائین میں سناتے، عشاء کے بعد تراویح میں نصف شب تک تین حافظ سناتے، اس کے بعد نوافل تہجد میں دو حافظ قرآن پاک سناتے تھے اسی طرح پوری رات گزر جاتی۔ (اکبر کا رمضان) قطب عالم امام ربانی حضرت اقدس مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا رمضان المبارک میں مجاہدہ اس قدر بڑھ جاتا تھا کہ

دیکھنے والوں کو رحم آجاتا، ۷۰ سال کی عمر میں بھی عبادت کا یہ عالم تھا کہ دن بھر کے روزے کے بعد اذان کی بیس رکعتوں میں کم از کم دو پارے تلاوت فرماتے، تراویح بھی نہایت اہتمام اور خشوع و خضوع کیساتھ ادا فرماتے، بچے ہوئے وقت میں زبانی تلاوت جاری رہتی، تہجد میں بھی دو ڈھائی گھنٹہ صرف ہوتے، نماز فجر کے بعد اشراق تک وظائف و اوراد میں مشغول رہتے، دن کے اکثر اوقات بھی تلاوت و اذکار اور مراقبہ میں گذرتے تھے، اس میں بھی یومیہ کم از کم پندرہ پارے قرآن کریم پڑھنے کا معمول تھا (اکابر کا رمضان) محدث کبیر حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ باوجود کثیر علمی مصروفیات اور تصنیفی مشغولیات کے رمضان المبارک کا نہایت اہتمام فرماتے تھے، جب تک قوت رہی کبھی تراویح میں قرآن پاک سنا نہیں چھوڑا، عموماً تراویح میں سواپارہ پڑھنے کا معمول رہا، جوانپنائی ترتیل کیساتھ پڑھا جاتا، رات میں تہجد کی نوافل میں انہماک بھی دیدنی (دیکھنے کے لائق) تھا، دن کے اوقات اکثر تلاوت اور علمی انہماک میں گذارتے تھے، اور جوں جوں عمر بڑھتی گئی اس اہتمام میں اضافہ ہوتا گیا۔ (اکابر کا رمضان)

بزرگوں کے یہ واقعات کوئی خواب نہیں بلکہ حقیقت ہیں اور محض کرامت نہیں بلکہ نفس واقعہ ہیں، اس لئے ہمیں پوری بشاشت اور حدود کی رعایت کے ساتھ بالخصوص رمضان المبارک میں زیادہ سے زیادہ تلاوت کا اہتمام کرنا چاہئے، اور خاص کر حفاظ کرام سے گزارش ہو کہ وہ قرآن کریم سے اپنا رشتہ تازہ نگاری جوڑنے کے لئے رمضان اور غیر رمضان میں کثرت تلاوت کا معمول بنائیں، اس سے ان کے اعمال میں جلاء پیدا ہوگی اور قرآن کریم کی ظاہری و معنوی برکات کا اثر وہ اپنی آنکھوں سے محسوس کریں گے۔

## اعتکاف مسنون اور اسکی فضیلت

ایک روایت میں نبی پاک ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص اللہ رب العزت کی رضا و خوشنودی کے لئے ایک دن کا اعتکاف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین ایسی بڑی خندقیں حائل فرما دیتے ہیں جو دنیا و جہاں سے زیادہ چوڑی اور وسیع ہیں۔ (التزئیب والترہیب صفحہ ۵۲۰ دارالعلم بیروت)

ایک روایت میں ہے کہ جو شخص نے رمضان المبارک کے دس دنوں کا اعتکاف کیا اس کو دو حج اودو عمرہ کا ثواب عطا کیا جائے گا۔ (التزئیب والترہیب کتاب الصوم ۵۱۹ دارالعلم بیروت)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے رمضان المبارک کے پہلے عشرہ میں اعتکاف فرمایا اور پھر دوسرے عشرہ میں بھی پھر ترکی خیمہ سے جس میں اعتکاف فرما رہے تھے باہر سر نکال کر ارشاد

فرمایا کہ میں نے پہلے عشرہ کا اعتکاف شب قدر کی تلاش اور اہتمام کی وجہ سے کیا تھا پھر اسی کی وجہ سے دوسرے عشرہ میں کیا، پھر مجھے کسی بتلانے والے (فرشتے) نے بتلایا کہ وہ رات اخیر عشرہ میں ہے لہذا جو لوگ میرے ساتھ اعتکاف کر رہے ہیں وہ اخیر عشرہ کا بھی اعتکاف کریں مجھے یہ رات دکھلا دی گئی ہے (اس کی علامت یہ ہیکہ میں نے اپنے آپ کو اس رات کے بعد کی صبح میں کچھڑ میں سجدہ کرتے دیکھا لہذا اب اس کو اخیر عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو، راوی کہتے ہیں کہ اس رات میں بارش ہوئی اور مسجد چھپر کی تھی وہ ٹپکی اور میں نے اپنی آنکھوں سے نبی کریم ﷺ کی پیشانی مبارک پر کچھڑ کا اثر اکیس کی صبح کو دیکھا۔ (مشکوٰۃ باب لیلة القدر ۱۸۱)

## شب قدر! عبادات و رسومات

رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی ایک عظیم ترین سوغات شب قدر ہے محض جس کے حاصل کرنے اور اس کو عبادات میں گزارنے کے لئے آخری عشرہ کا اعتکاف کیا جاتا ہے اور پورے عشرہ کے اعتکاف کا خلاصہ اور نچوڑ بھی یہی شب قدر کا پانا ہے، یہ وہ مبارک رات ہے جس میں عبادت کا ثواب ایک ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے ایسی مقدس رات کی رحمتوں و برکتوں سے ہر ممکن استفادہ کی کوشش کرنی چاہئے، جو ایمان والا اس رات میں عبادت سے محروم رہ جائے اس سے بڑا محروم کون ہو سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس مبارک رات کے انوار و برکات سے مستفیض ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے (آمین)

## شب، قدر کن اعمال میں گزاریں؟

حدیث شریف میں آتا ہے کہ شب قدر کی فضیلت تو اسے بھی حاصل ہوتی ہے جو مغرب اور عشا کی نماز جماعت سے ادا کرے (روح المعانی ۳۵۴/۱۶) لیکن یہ سب سے ادنیٰ درجہ ہے بہتر یہ ہیکہ اس رات میں سب عبادتوں کو جمع کرے اور نہایت شوق و ذوق اور بشاشت سے عبادت میں مشغول رہے، قرآن کریم کی تلاوت، ذکر و اذکار، نوافل صلوٰۃ التبیح، درود و استغفار اور دعاؤں میں اپنا وقت گزارے اور دعاؤں میں دنیا و آخرت کی ہر طرح کی خیر و برکت مانگنی چاہئے اور ہر طرح کے شر و فتن سے پناہ مانگنی چاہئے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ اگر مجھے شب قدر نصیب ہو جائے تو میں کیا کلمات ادا کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ دعا کرو: (اللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَفُوٌّ مُّجْتَبً (العَفُوٌّ عَفُوٌّ) عَفُوٌّ)۔



## خرافات و رسومات

ضروری بات یہ ہیکہ شب قدر ہو یا شبِ برات یا کوئی اور مبارک رات ہو اس کے لئے کوئی خاص اور مستقل عبادت شریعت و سنت سے ثابت نہیں ہے بلکہ اس بارے میں امت کے افراد کو آزادی دی گئی ہے کہ وہ اپنی بشاشت سے جس عبادت میں زیادہ دل لگے اس میں اپنا وقت صرف کریں ایسے موقع پر بعض جاہل قسم کے لوگ منبر پر کھڑے ہو کر نوافل پڑھنے کے طریقے بیان کرتے ہیں کہ دو رکعت دفعِ بلاء کی اس طرح پڑھیں کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ۲۵ مرتبہ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ۲۵ مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ پڑھیں، اسی طرح دو رکعت عمر درازی، اور دو رکعت مغفرت، اور اسی طرح دیگر نوافل جو خاص وظیفہ اور مخصوص طریقے پر پڑھی جاتی ہیں، جن کی کوئی اصل نہیں ہے اور دو رکعت قضائے عمری کی جس کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ جو شخص دو رکعت قضائے عمری کی نیت سے خاص طریقہ اور خاص دعا کیساتھ نماز پڑھے گا تو اس کی گذشتہ ساٹھ سال کی فرض نمازیں معاف ہو جائیں گی۔ مظاہر حق جدید کی دوسری جلد میں صفحہ نمبر ۲۰۶ پر ہے کہ کتاب الآلی میں لکھا ہیکہ ”اس رات میں نماز الفیہ یعنی سو رکعتیں نفل نماز اس طرح پڑھی جائیں کہ ہر رکعت میں دس دس قُل کی قرأت ہو جیسا کہ ولیمی وغیرہ نے روایت کیا ہے“، لیکن یہ روایت موضوع ہے چنانچہ اس سلسلہ میں بعض رسائل میں لکھا ہے کہ علی ابن ابراہیمؒ نے فرمایا: کہ ”یہ جو طریقہ رائج کیا گیا ہے کہ پندرہویں شعبان کی شب میں نماز الفیہ پڑھی جاتی ہے، یعنی سو رکعتیں اس طرح پڑھتے ہیں کہ ہر رکعت میں دس دس قُل کی قرأت ہوتی ہے، اور اس کو جماعت سے ادا کرتے ہیں۔ پھر یہ کہ اس میں نماز جمعہ و عیدین سے بھی زیادہ اہتمام کرتے ہیں۔ اس کے بارے میں نہ کوئی صحیح حدیث ثابت ہے نہ کسی صحابیؓ و تابعیؓ کا کوئی مضبوط ارشاد منقول ہے الا یہ کہ اس میں ضعیف اور موضوع روایتیں ضرور نفل کی جاتی ہیں، یہ سب جھوٹ اور بے اصل ہیں۔ اسلئے مسلمان ایسی بے اصل اور جھوٹی باتوں پر ہرگز یقین نہ کریں اور ان کو ہرگز لازم نہ سمجھیں۔ کوئی شخص اس سلسلہ میں غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جائے (یعنی یہ نماز نہ پڑھی جائے) کیونکہ عوام الناس اس نماز کی وجہ سے بہت زیادہ فتنوں میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ (مظاہر حق جدید ۲۰۶/۲، تحفہ رمضان)

## بڑے قیمتی اور فضائل والے اعمال

### دس لاکھ نیکیوں والا عمل

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بازار میں جائے اور یہ کلمات پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے دس لاکھ نیکیاں عطا کرے گا اور دس لاکھ بُرائیاں مٹائیگا اور دس لاکھ درجات بلند کرے گا اور جنت میں اس کے لئے گھر بنائیگا۔ وہ کلمات یہ ہیں۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ  
(ترمذی شریف ۱۱۸۱۲ ابواب الدعوات، رسالہ آداب المساجد حضرت مفتی محمد شفیع)

### فرشتوں کو ثواب لکھنے سے تھکا دینے والا عمل

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ درود شریف پڑھے تو اس کا ثواب ستر فرشتوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈالے گا۔ جَزَى اللَّهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ أَهْلُهُ  
(الترغیب والترہیب صفحہ نمبر ۲۵۹ کتاب الذکر والدعاء، البحر الرمان صفحہ ۱۶۸۹ ابواب الذکر)

### اسی سال کی عبادت کا ثواب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے یہ درود شریف: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاٰتَمِيِّ وَعَلٰی اٰلِهِ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا۔ اسی مرتبہ پڑھیں گا تو اسی سال کے گناہ معاف ہونگے اور اسی سال کی عبادت کا ثواب اس کے لئے لکھا جائے گا۔  
(فضائل اعمال)

### سوا لاکھ گناہوں کی معافی والا وظیفہ

ابن السنی نے عمل الیوم واللیلۃ میں لکھا ہے کہ جمعہ کے دن نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد ایک سو مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ کے کلمات پڑھے گا تو اس کے سوا لاکھ گناہ معاف ہوں گے، ایک لاکھ پڑھنے والے کے اور پچیس ہزار اس کے والدین کے۔  
(الدعاء المسنون صفحہ ۲۳۳، گلدستہ مغفرت)

### بیس لاکھ نیکیوں والا وظیفہ

حضرت عبداللہ ابن ابی اوفی کی ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ أَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ پڑھے گا اس کے لئے بیس لاکھ نیکیاں لکھی جائیں گی۔  
(فضائل اعمال، الترغیب والترہیب ۱۹۷۲ کتاب الذکر والدعاء)

## چالیس ہزار نیکیوں والا عمل

حضرت تمیم داری ؓ سے مروی ہے کہ آپ ؐ نے فرمایا: کہ جو شخص صبح کی نماز کے بعد اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اِلَهًا وَّاحِدًا اَحَدًا اَصَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ پڑھیں گا وہ چالیس ہزار نیکیاں پائے گا۔ (الدعاء المسون صفحہ ۱۷۲، کنز العمال صفحہ ۹۰۲)

## ستر ہزار فرشتوں کی دعائے رحمت اور شہادت کا مرتبہ

حضرت معقل بن یسار ؓ نبی پاک ؐ سے نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص صبح کو تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھ کر سورۃ ہشر کی آخری تین آیتیں پڑھ لے تو ستر ہزار فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعا کریں گے، یہاں تک کہ شام ہو جائے، اور اگر اُس دن وہ مرجائے تو شہید ہوگا۔ اور جو شخص شام کو یہ عمل کرے تو ستر ہزار فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعا کریں گے، یہاں تک کہ صبح ہو جائے، اور اگر وہ اس دن مرجائے تو شہید ہوگا۔ (سنن الدارمی ۲/۴۵۸، ترمذی شریف ۱۲۰۲ فضائل القرآن)

حور عین سے نکاح، بذریعہ ملائکہ جنت کی بشارت، اور جنت میں حضرت ابراہیم کی معیت حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان غنی ؓ حضور اکرم ؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور حضور اکرم ؐ سے عرض کیا کہ (یا رسول اللہ) قرآن کریم کی آیت۔ لَهٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے کیا مراد ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: کہ اس سے (آسمانوں و زمینوں کی کنجیوں سے) یہ کلمات مراد ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِیْ وَيُمِیْتُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اے عثمان! جو شخص یہ کلمات صبح و شام دس دس دفعہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسکو چھ نعمتوں سے نوازیں گے۔ (۱) شیطان اور اس کے لشکر سے اس کی حفاظت کی جائیگی۔ (۲) اس کو اجر و ثواب کا ڈھیر دیا جائیگا۔ (۳) حور عین سے اس کا نکاح کیا جائیگا۔ (۴) اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (۵) وہ جنت میں حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہوگا۔ (۶) ۱۲ فرشتے اسکی موت کے وقت حاضر ہوں گے اور اسکو جنت کی بشارت سنائیں گے اور اسکو قبر سے عزت و احترام کے ساتھ لے جائیں گے، اگر وہ قیامت کے ہولناک حالات سے گھبرائیگا تو فرشتے اس کو تسلی دیں گے، اور کہیں گے کہ گھبراؤ نہیں تم قیامت کی ہولناکیوں سے امن میں رہنے والوں میں ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے آسان ترین حساب لیں گے، اور جنت میں لے جانے کا حکم

دیں گے، چنانچہ فرشتے اسکو میدانِ حشر سے جنت کی طرف اس طرح عزت و احترام سے پہنچائیں گے جیسے دہن کو لے جایا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتے اسکو جنت میں داخل کر دیں گے، جبکہ دوسرے لوگ حساب و کتاب کی شدت میں مُقتلا ہوں گے۔

(تفسیر روح المعانی ج ۲۳ ص ۲۲)

## دعا

اے اللہ! تو ہمارے گناہوں کو معاف فرما، ہم گنہگار ہیں، خطا کار ہیں، قصور وار ہیں، ہم نے گناہوں کے ذریعے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے، اگر تو نے مغفرت نہیں فرمائی اور ہم پر رحم نہیں کیا تو ہم بڑے خسارے اور نقصان میں رہیں گے اے اللہ! تو نے نیکی کے جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا، ہم ان کو بجا نہیں لائے۔ تو نے گناہوں کے جن کاموں سے ہمیں منع فرمایا، ہم ان سے نہیں رکے۔ اے اللہ! تیری نعمتوں کا استعمال کر کے ان کا شکر ادا کرنے کا بجائے، ان کے ذریعے تیری نافرمانیاں کرتے رہے، اے اللہ! ہمارے اس جرمِ عظیم کو معاف فرما، اے اللہ! ہم گناہوں کے عادی بن چکے ہیں عافیت کے ساتھ گناہوں کی یہ عادتیں ہم سے چھڑا دے۔ اے اللہ! تو ہماری مغفرت فرما، ہمارے ماں باپ کی مغفرت فرما ہمارے اہل و عیال کی مغفرت فرما، ہمارے بھائی، بہنوں کی مغفرت فرما، ہمارے اعزہ اور اقارب، ہمارے اساتذہ و مشائخ، ہمارے دوست احباب کی مغفرت فرما، ہمارے محسنین و متعلقین کی مغفرت فرما، ہم کو جنھوں نے دعاؤں کے لئے کہا ہے یا جو ہم سے دعاؤں کی امید رکھتے ہیں یا جو ہم سے محبت رکھتے ہیں ان کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! ہمارے محلّہ والوں اور بستی والوں کی مغفرت فرما، تمام مومنین و مومنات، تمام مسلمین اور مسلمات کی مغفرت فرما، اے اللہ! تو پوری امت محمدیہ کی مغفرت فرما، اے اللہ! تو ہمارے چھوٹے و بڑے، ظاہر و پوشیدہ، اگلے اور پچھلے، جان بوجھ کر کئے ہوئے یا بھولے سے تمام گناہوں کو معاف فرما، اے اللہ! گناہوں کی سیاہی اور گندگی سے ہمارے دلوں کو پاک و صاف فرما، اے اللہ! گناہوں کی نفرت اور نیکیوں کی رغبت ہمارے دلوں میں بٹھا دے، اے اللہ! نفس اور شیطان کی شرارتوں اور ہماری بد اعمالیوں سے ہماری حفاظت فرما، اے اللہ! ہمیں اپنی زندگی کے ہر شعبے میں حضور ﷺ کی سنتوں اور طریقوں کو جاری کرنے کی توفیق عطا فرما، اے اللہ! ہماری زندگیوں کو سنت کے انوار سے منور فرما، اے اللہ! تو ہم کو اور ہمارے اہل و عیال کو سونی صد نمازی بنا دے جماعت کے ساتھ نمازوں کا اہتمام نصیب فرما، اے اللہ! موت کی سختیوں میں تو ہماری مدد فرما، اے اللہ! قبر کے عذاب سے ہماری حفاظت فرما، اے اللہ! ہمارے مرحومین اور رشتہ دار جو دنیا سے جا چکے ہیں ان کی مغفرت فرما، ان کو اپنی رحمتوں اور مغفرتوں سے ڈھانپ لے، ان کی قبروں کو نور سے بھر دے، عذابِ قبر اور عذابِ جہنم سے ان کی حفاظت فرما، اے اللہ! رمضان کا یہ مبارک مہینہ آپ نے محض اپنے فضل سے ہمیں

عطا فرمایا اے اللہ! تو ہی اس کی صحیح قدر دانی کی ہمیں تو توفیق عطا فرما، اے اللہ! اس ماہ مبارک کے ایک ایک لمحہ اور ایک ایک گھڑی کی وصولیابی کی ہمیں توفیق عطا فرما، اے اللہ! تو ہمیں روزوں اور تراویح اور تلاوت اور ذکر و تسبیح اور نوافل اور دعاؤں کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرما، اے اللہ! ان اعمال کو پوری رغبت اور ہمت اور شوق سے انجام دینے کی ہمیں توفیق عطا فرما، اے اللہ! رمضان کی حقیقی برکتوں اور رحمتوں سے ہمیں خوب خوب حصہ عطا فرما اے اللہ! تو ہمیں لیلۃ القدر عطا فرما، لیلۃ القدر کی دعائیں، تلاوت، ذکر و نماز اور عبادت عطا فرما، اے اللہ! تو اس ماہ مبارک میں ہر قسم کے گناہ، نافرمانی اور غفلت سے ہماری حفاظت فرما۔

اے اللہ! تو ہماری اولاد کو نیک، صالح اور فرمانبردار بنا، ان کو ہماری آنکھوں کا نور دل کا سرور بنا، اے اللہ! اولاد کی تربیت کے سلسلے میں ہماری جو ذمہ داریاں ہیں، ان کو انجام دینے کی ہمیں توفیق عطا فرما، اے اللہ! ہماری اولاد کو عقائدِ حقہ، علومِ نافعہ، اعمالِ صالحہ، اخلاقِ حمیدہ سے مالا مال فرما، ان کو تمام گناہوں سے، بُرے اخلاق اور عادات سے، بُرے اقوال، بُری صحبتوں سے بچائے رکھ۔ اے اللہ! تو اپنی شانِ رُبوبیت سے ان کی بہترین تربیت فرما۔ اے اللہ! ہمارے ماں باپ اور اساتذہ و مشائخ اور ہمارے مربیوں نے ہماری تعلیم و تربیت میں جو تکلیفیں اٹھائیں، اس کا بہترین بدلہ ان کو عطا فرما، ان کے درجات بلند فرما، ان میں جو موجود ہیں، ان کی صحت، قوت، عافیت میں برکت عطا فرما، جو وفات پا چکے ہیں ان کی مغفرت فرما، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرما، اے اللہ! دنیا کی مال کی، جاہ کی محبت عافیت کے ساتھ ہمارے دلوں سے نکال دے، آخرت کا فکر ہمیں عطا فرما، اسکی تیاری کی توفیق عطا فرما، اے اللہ! ہماری روزی میں برکت عطا فرما، ہماری تمام ضرورتوں کی اپنے خزانہ غیب سے کفالت فرما، ہمیں کسی کا محتاج اور دستِ نگر نہ بنا۔ ہمیں حلال اور وسیع روزی عطا فرما، ہماری تمام معاشی مشکلات کو دور فرما، اے اللہ! حرام سے ہماری مکمل حفاظت فرما۔ اے اللہ! تو آسمان سے برسنے والی بارش کی طرح ہمیں روزی عطا فرما، اے اللہ! تو ہم سب کو صحت، عافیت، تندرستی عطا فرما، اے اللہ! تو ہم سب کو روحانی امراض سے پورے طور پر شفا عطا فرما، اخلاقِ رذیلہ سے نجات دے، اے اللہ! ہماری تمام دینی و دنیوی حاجتیں پوری فرما، اے اللہ! ہم امیدیں لیکر تیرے دربار میں آئے ہیں، تو ہمیں محروم نہ لو نا۔ اے اللہ! آج تک تجھ سے مانگ کر محروم نہیں ہوئے اب بھی اور آئندہ بھی محروم نہ فرما۔ اے اللہ! تیرے حبیب پاک ﷺ نے جتنی بھی بھلائیاں تجھ سے مانگی ہیں وہ ہم سب کو عطا فرما اور جتنی بُرائیوں سے تیری پناہ چاہی ہے ان تمام سے ہماری حفاظت فرما۔ اے اللہ! ہماری تمنا دعاؤں کو اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقے اور طفیل میں قبول فرما۔ آمین